علم

(از مولوی عبدالعزیز پسلوہری متعلم جماعت اولیٰ)

زمانہ جاہلیت میں جبکہ عرب میں ضلالت وجہالت کی تاریکی چھپی ہوئی تھی۔ علم وادب کا نام ونشان نہ تھا بلکہ قتل وغارت گری معمولی بات تھی۔ لوگ غفلت وبے ہوشی کی نیند میں پڑے ہوئے تھے۔ تمدن واخلاق مٹ گئے تھے عین اسی وقت فاران کی چوٹی پر ایک نور چمکا یعنی آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کی جانب سے مبعوث ہوئے اور مبعوث ہونے کے بعد ہی آپ نے تبلیغ اسلام کرتے ہوئے لوگوں کو علم وادب کی طرف بلایا۔ ضلالت کی تاریکی میں اخلاق کی روشنی دکھائی آج ساڑھے تیرہ سو سال گذر گئے علم کی تحصیل کا جو پودا حضور نے لگایا تھا وہ کچھ نہ کچھ ہمیشہ موجود رہا۔ بلاشبہ علم ہی ایک ایسی دولت ہے جو کبھی نہیں گھٹتی بلکہ پستی سے بلندی کی طرف لیجاتی ہے۔ آنحضور نے ہم کو جو اخلاق کی تعلیم دی ہے ان میں سب سے بڑی ترغیب علم ہے کیوں نہ ہو کہ علم ہم کو راہ راست پر پہنچا دیتا ہے علم ہی سے ہم بُری اور بھلی چیز کی تمیز کر سکتے ہیں اور علم ہی سے عقل درست ہوتی ہے کہ جس کے سبب سے بڑے بڑے عالم اور فلاسفہ دنیا کے اندر موجود رہے جنکا آج بھی لوگ بہت عزت سے نام لیتے ہیں اور جو ان کی روش پر چلکر علم حاصل کرتے ہیں وہ بھی باکمال کہلاتے ہیں علم سے اتنی عقل بڑھتی ہے کہ انسان صاحب قدر ومرتبہ گنا جاتا ہے ؎

بنی آدم از علم یابد کمال ٭ نہ از حشمت وجاہ ومال ومنال

ہاں علم ایک چمکتا ہوا سورج ہے اور عقل ایک شاہی تاج ؎

اَلْعِلْمُ فی الصدرِ مِثْلُ الشَّمْسِ فِی الْفَلَکِ ٭ وَالْعَقْلُ لِلْمَرْءِ مِثْلُ التَّاجِ لِلْمَلِکِ
فَاشْدُدْ یَدَیْکَ بِحَبْلِ الْعِلْمِ مُعْتَصِماً ٭ فَالْعِلْمُ لِلْمَرْءِ مِثْلُ الْمَاءِ لِلسَّمَکِ

ہر کیف علم ہی ایک ایسی فطرتی دولت ہے کہ جو گنج قارون سے بھی بڑھکر ہے ؎

علم کی دولت ہے ایسی لازوال ٭ جس کے آگے گنج قاروں کیا ہی مال

علم ہی ایک ایسی چیز ہے جو لوگوں کو انسان بنا دیتی ہے۔ علم کی فضیلت قرآن شریف اور حدیث سے بھی بہت ثابت ہوتی ہے چنانچہ قرآن میں ہے انما یخشی اللہ من عبادہ العلموٰء ط یعنی اللہ سے عالم ہی ڈرتے ہیں۔ حدیث شریف میں آیا ہے کہ عالم ہی پہلے جنت میں داخل ہونگے۔ اگر دنیا میں آج علم نہ ہوتا تو ہم کیونکر احکام اسلام سے واقف ہوتے اور ہمیں کیونکر معلوم ہوتا کہ اسلام میں کیا کیا خوبیاں ہیں اور وہ کیا سبق دیتا ہے۔ کوئی عالم اگر حقیر نسل سے بھی ہوتا ہے تو وہ معزز سمجھا جاتا ہے اور جاہل آدمی کتنے ہی بڑے خاندان سے تعلق رکھتا ہو پھر بھی لوگوں کے نزدیک ذلیل وحقیر شمار ہوتا ہے۔ آج کل ہم آنکھوں سے دیکھ رہے ہیں کوئی شخص کتنا ہی بڑا امیر کیوں نہ ہو لیکن لوگ اس کی اتنی عزت نہیں کرتے جتنی کسی اہل علم وکمال کی عزت کرتے ہیں اگرچہ وہ غریب ہی کیوں نہ ہو۔ اگر ہم علم حاصل نہ کرتے

تو آج گذشتہ حالات موجودہ خبریں کس طرح معلوم ہوتیں؟ یقیناً بغیر علم تمدن و معاشرت کی ترقی ناممکن ہے۔ علم گراں قدر جوہر ہے جس کی قیمت ادا نہیں ہو سکتی۔ میری درسی کتاب مجانی الادب میں حضرت علیؓ کے چند شعر درج ہیں جن سے علم کی خوبی صاف ظاہر ہو جاتی ہے ؎

لَيْسَ الْجَمَالُ بِأَثْوَابٍ تُزَيِّنُنَا ✤ إِنَّ الْجَمَالَ جَمَالُ الْعِلْمِ وَالْأَدَبِ
لَيْسَ الْيَتِيمُ الَّذِي قَدْ مَاتَ وَالِدُهُ ✤ بَلِ الْيَتِيمُ يَتِيمُ الْعِلْمِ وَالْحَسَبِ
رَضِينَا قِسْمَةَ الْجَبَّارِ فِينَا ✤ لَنَا عِلْمٌ وَلِلْجُهَّالِ مَالُ
فَإِنَّ الْمَالَ يَفْنَى عَنْ قَرِيبٍ ✤ وَإِنَّ الْعِلْمَ لَيْسَ لَهُ زَوَالُ

ضروری تصحیح

ناظرین رسالہ محدث بابت اگست ۱۹۳۸ء کے صٓ سطر ۲۰ میں آیا تھا کے بجائے آیا تنا اور اس کا ترجمہ دنیا کی کے بجائے ہماری بنا لیں۔ پھر صفحہ ۹ سطر ۶ کی آیت کا ترجمہ یوں درست کریں "اللہ تم کو سمجھاتا ہے کہ پھر ایسا کام کبھی نہ کرو"۔ ؎ نیز صفحہ ۹ سطر ۱۰ میں علی ان یحیی الموتی کے بجائے علی ان یخلق مثلھم درست کر لیں۔ اور اس کا ترجمہ بجائے "مردہ کو زندہ کرنے" کے "ویسے آدمی پیدا کرنے" بنا لیں۔

مجھے افسوس ہے کہ ذرا سی بے توجہی سے قرآن کی آیت اور ترجمہ غلط چھپ گیا نیتوں سے واقف خدا میری خطا معاف فرمائے۔

اطلاع

ماہ اکتوبر (جمادی الاولیٰ) و نومبر (رجب) میں جن احباب کی میعاد خریداری ختم ہے ان کے چٹ نمبر ۶۵۴ سے ۸۲۰ تک ہیں ان میں جن حضرات نے آئندہ کیلئے ابھی اپنے ٹکٹ نہیں بھیجے وہ جلد دفتر میں اپنے نمبر کے حوالہ کے ساتھ ٹکٹ بھیجدیں ورنہ ان کا رسالہ بند ہو جائے گا۔ سال پورا ہونے کے بعد جن کو رسالہ نہ ملے وہ سمجھ لیں کہ ٹکٹ نہ پہونچنے کی وجہ سے رسالہ بند ہو گیا ہے۔ نیز ہمیشہ پیسہ والے ٹکٹ بھیجیں۔ چٹ نمبر ضرور لکھا کریں۔

(منیجر)

؎ حقیقت یہ ہے کہ معارج الوصول کے اصل مصری نسخہ مطبوعہ مطبع حسینیہ مصریہ میں یہ آیت یوں ہی غلط چھپی ہوئی تھی جس سے مجھے مغالطہ ہوا۔ اور میں نے ویسے ہی نقل کرنے کے بعد ترجمہ کر دیا۔ بعد کو آخری مہینہ میں جبکہ ستمبر کا رسالہ پریس میں پلیٹ پر آچکا تھا اس غلطی پر توجہ ہوئی۔ اسی لئے ستمبر کے پرچہ میں بجز معمولی اشارے کے پوری تصحیح نہ چھپ سکی۔

(مدیر)